Research Journal Tahqeeqat

جلد:4،شمارہ:4، 2025ء

eISSN: 2791-0342
pISSN: 2791-0334

ریسرچ جرنل تحقیقات

خیبر پختون خوا کے اُردو افسانے میں رومانوی اسلوب کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

A Research and Critical Review of the Romantic Style in the Urdu Short Stories of Khyber Pakhtunkhwa

Abdul Sattar Shah
PhD Urdu Scholar Qurtaba University,Dera Ismaeel Khan
abdulsattarshah@gmail.com

Dr.Muzamil Hussain
Associate Professor Department of Urdu Qurtaba University,Dera Ismaeel Khan
drmuzamilhussain@gmail.com

عبدالستار شاہ
پی ایچ۔ڈی اردو اسکالر قرطبہ یونی ورسٹی،ڈیرہ اسماعیل خان

ڈاکٹر مزمل حسین
ایسوسی ایٹ پروفیسر قرطبہ یونی ورسٹی،ڈیرہ اسماعیل خان

Abstract

An analysis of romantic elements in the Urdu fiction of Khyber Pakhtunkhwa shows that the motivation for the romantic elements found in the Urdu fiction writers of Khyber Pakhtunkhwa is their own region. The fiction writers of Khyber Pakhtunkhwa have well depicted the environment of this region in their fiction. The romantic elements found in the Urdu fiction of Khyber Pakhtunkhwa are of different types. Some fiction writers have depicted the rural environment, while others have made the natural environment, rivers, mountains and waterfalls the subject of discussion. Each fiction writer has adopted a different romantic style of describing life and its attitudes. Overall, the fiction writers of Khyber Pakhtunkhwa have depicted the romantic trend along with literary trends in a good way. The region of Khaiyber Pakhtunkhwa is very fertile in terms of literature. Urdu fiction has been greatly cultivated in it. The names of the writers of the Khyber Pakhtunkhwa period are of great importance in the context of the romantic style in Urdu fiction. The writers of the fiction who experimented in this genre should always be remembered in Urdu literature.

Keywords: *Khyber Pakhtunkhwa, Urdu Fiction,Romantic Elements, Experimented, Cultivated, Different Types, Greatly, Describing, Own Region*

کلیدی الفاظ: خیبر پختون خوا، اردو افسانہ، رومانوی عناصر، تجزیہ کیا گیا، پرورش کی گئی، مختلف اقسام، غیر معمولی طور پر، تشریح کرنا،

خیبر پختون خوا پاکستان کا ایک اہم صوبہ ہے۔ ادبی حوالے سے یہ ایک زرخیز خطہ ہے۔ نہ صرف اردو افسانہ بلکہ اردو ادب میں بھی اس خطہ زمین کا ایک نام اور مقام ہے۔ اردو ادب میں اس صوبے کی اہمیت اپنی جگہ پر مسلم ہے۔ اس خطہ زمین میں بے شمار ادیب پیدا ہوئے جنھوں نے اپنی طبیعت اور مزاج کے مطابق اردو ادب کی مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔ اُردو افسانے کی بات کی جائے تو اس صوبے میں مشہور و معروف افسانہ نگار پیدا ہوئے ہیں۔ خیبر پختون خوا کے اردو افسانہ نگاروں کے موضوعات کا تجزیہ کیا جائے تو ان کے ہاں متنوع موضوعات ملتے ہیں۔ بہت سے افسانہ نگاروں نے اردو افسانے کی صنف میں متنوع موضوعات کی وجہ سے شہرت حاصل کی ہے۔ کچھ ایسے افسانہ نگار ہیں جن کو ان کے اسلوب اور زبان و بیان کی وجہ سے خیبر پختونخواہ میں اردو افسانے میں بلند مقام حاصل ہے۔ خیبر پختون خوا کے افسانہ نگاروں کے اسلوب میں

تازگی اور جدت پائی جاتی ہے۔ کسی افسانہ نگار نے زندگی میں پیش آنے والے حقیقی حالات واقعات کو لکھا ہے تو کسی نے اپنی زندگی کے تلخ حقائق کو بیان کیا ہے۔ کسی نے اردو افسانے میں زندگی کی کہانیوں کو ایک ڈرامہ کی صورت میں پیش کیا ہے تو کسی کے ہاں فطرت کا حسن، کائنات کی رنگینی ورعنائی پائی جاتی ہے۔ کسی کے ہاں افسانوں میں استعاراتی اسلوب اپنایا گیا ہے تو کسی کے ہاں علامتی افسانہ کی تخلیق کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ کسی کے افسانوں میں مختلف زبانوں کی چاشنی پائی جاتی ہے تو کسی کے ہاں مقامی یا جدید اسلوب کو سمو دیا گیا ہے۔ خیبر پختون خوا کے افسانہ نگاروں پر علاقائی ادب نے بھی گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ اس مقالہ میں خیبر پختون خوا میں اردو افسانہ میں رومانوی اسلوب کا تجزیہ شامل ہے۔ اس مقالہ میں ان افسانہ نگاروں کے افسانوں کا تحقیقی و تنقیدی تجزیہ کیا جائے جن کے افسانوں میں رومان پایا جاتا ہے۔ رومانوی اسلوب ہی خیبر پختون خوا کے افسانہ نگاروں کی پہچان کرواتے ہیں۔ خیبر پختون خوا کے اردو افسانے میں رومانوی اسلوب کا تجزیہ کرنے سے قبل یہ دیکھنا بہت ضروری ہے کہ رومان یا رومانیت یا کیا ہے۔ رومانوی اسلوب سے کیا مراد ہے؟۔ اس میں اس بات کا تعین بھی کیا جائے کہ کن پہلو کو مد نظر رکھ کر خیبر پختون خوا کے افسانوں کا رومانوی تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔ آیئے سب سے پہلے رومان کیا ہے؟ کو سمجھنے کو کوشش کرتے ہیں۔

رومان یا رومانویت کیا ہے؟

رومانویت یا رومان کی اصلاح کو عام طور پر ان تحریروں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جن میں عشق و محبت کی کوئی بات کی جائے۔ جس میں تخیل کی فروانی ہو۔ عشق و عاشقی کے جذبات پائے جائیں۔ لفظ رومانیت کو انگریزی میں (Romanticism) کہا جاتا ہے۔ رومانیت دراصل ایک تحریک تھی جو ثقافت پر مبنی تھی۔ جس کا آغاز فرانس سے سترھویں صدی کے نصف میں ہوا تھا۔ یہ تحریک Classism کلاسیزم یعنی یونانی ولاطینی فنی تصورات کے خلاف ایک مزاحمت کے طور پر شروع ہوئی تھی۔ اس میں تخلیق کو منطق پر ترجیح سی جاتی تھی۔ اس تحریک کا خاص وصف یہ ہے کہ یہ جذبات، داخلیت اور واجدان کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔ رومانیت کے ساتھ ساتھ رومان کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ ان دونوں الفاظ کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ ان کا آپس کا گہرا رشتہ ہے۔ ان دونوں کے آپس کے تعلق کو سمجھے بغیر رومانوی تحریوں کا اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ رومان یا رومانویت کیا ہے؟ رومان یا رومانویت کا لفظ عام طور پر عشق و محبت کی کہانیوں کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لفظ رومان یا رومانویت کو لغوی اعتبار سے دیکھا جائے تو اس کے معنی بالکل واضح ہو جاتے ہیں۔ وارث سرہندی علمی اردو لغت میں لفظ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"رومانیت: (ارمث) تخیل پرستی، عشق مزاجی۔"(1)

رومان کے ساتھ رومانونیت کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس لفظ کو عام طور پر عاشق مزاجی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لفظ کے معانی ومفاہیم کو دیکھا جائے تو لفظ رومان کے مترادف طور پر استعمال ہوتا ہے۔ علمی اردو لغت میں اس کے معنی درج ذیل لکھے گئے ہیں:

"رُومان:(ر۔انگ) انگریزی(Romance) (1)ادب کی وہ صنف جس میں غیر حقیقی باتیں کی جائیں (2)فرضی داستان، حیرت انگیز واقعہ (3)عشق و محبت کی داستان۔"(2)

رومانوی ادب میں غیر حقیقی باتیں شامل ہوتی ہیں۔ اس میں تخیل کی فروانی اور وفور جذبات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں زیادہ تر عشق و محبت کے جذبات کی عکاسی کی جاتی ہے۔ وہ کہانیاں جن میں عشق و عاشقی کے قصے بیان کیے جائیں وہ رومانوی تحریریں کہلاتی ہیں۔ عام طور پر ان تحریروں پر ان کا اطلاق ہوتا ہے جن میں فرضی کہانیاں اور حیرت انگیز واقعات بیان کیے گئے ہوں، جن کو قاری پڑھ کر تجسس اور حیرت محسوس کرے۔

رومانوی تحریک سر سید احمد خان کی مقصدی تحریک کے رد عمل کے طور پر سامنے آئی۔ سر سید نے مقصدی ادب کو فروغ دیا جس کی کھلم کھلا مخالفت کی گئی۔ اس مخالفت کا آغاز 1900ء مخزن رسالہ سے ہوئی۔ رومانوی تحریک کا آغاز 1900ء سے شروع ہوتا اور 1935ء تک محیط ہے۔

رومانوی تحریک نے اردو ادب پر دیرپا اثرات مرتب کیے۔ اردو افسانے میں رومانویت کی بات کی جائے تو سب سے پہلے سجاد حیدر یلدرم (1880ء-1943ء) کو رومانوی افسانہ نگار تصور کیا جاتا ہے۔ انھوں نے اردو میں حقیقت نگاری کی بجائے اردو میں رومانوی تحریک کو متعارف کروا کر اردو میں مختصر افسانے کو وسعت عطا کی۔ اردو میں رومانوی افسانے کا اولین پیش رو سجاد حیدر یلدرم کو سمجھا جاتا ہے۔

خیبر پختون خوا کے اردو افسانے میں رومانوی اسلوب:

خیبر پختون خوا کے اردو افسانے میں رومانوی اسلوب پایا جاتا ہے۔ خیبر پختون خوا کے اردو افسانے میں رومانوی اسلوب سب سے پہلے سید مبارک حسین عاجز کے ہاں نظر آتا ہے۔ ان کے افسانے پڑھ کر یہ محسوس ہوتا کہ خیبر پختون خوا میں سب سے پہلے انھوں نے اردو ادب کی رومانوی تحریک کے اثرات قبول کیے ہیں۔ سید عاجز بخاری سید سجاد حیدر یلدرم سے متاثر نظر آتے ہیں۔ ان کے بعد کلیم افغانی کا نام خیبر بختونخوا میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ان کے افسانوں میں بھی رومانوی اسلوب پایا جاتا ہے۔ خیبر بختون خوا کے اردو افسانے میں رومانویت کے حوالے سے ایک اہم نام فارغ بخاری کا ہے۔ فارغ بخاری اپنے افسانوں میں رومانویت کا آغاز طوائفوں سے کرتے ہیں۔ لیکن ان کی رومانیت عریانیت کا لبادہ اوڑھ کر اصلاح کا روپ اختیار کر لیتی ہے۔ ان کے بعض معاشرتی رنگ، روپ کھلے عام نظر آتے ہیں۔ خیبر ر پختون خوا میں اردو رومانوی افسانے میں ایک اہم نام مظہر گیلانی کا بھی ہے۔ ان کا افسانہ "بہ بھو کا روپ" عشق حقیقی و عشق مجازی کا ایک بہترین روپ ہے۔ اس افسانے میں عشق حقیقی و مجازی کو دیکھا جا سکتا ہے۔ رومانوی افسانہ نگاروں میں ایک نام نعیمہ شہناز کا بھی ہے۔ ان کے افسانوں کی زیادہ تر کہانیاں رومانی ہیں۔ ان کے ہاں افسانوں میں یہ انفرادیت پائی جاتی ہے کہ ان کے ہاں رومانویت پاکیزہ جذبوں کو اجاگر کرتی ہے۔ ان کے افسانے حقیقی اور سچی محبت کی صحیح تصویر پیش کرتے ہیں۔ ان کا افسانہ "دیے بجھا دو" ایک خوبصورت اور رومانوی افسانہ ہے۔ اس افسانے میں رومانیت کے ساتھ ساتھ منظر نگاری بھی عروج کی ہے۔ یہ منظر نگاری کہانی میں رومانوی اسلوب کی خوبصورتی پیش کرتی ہے۔ شعیب قریشی کے افسانوں میں معاشرتی احوال کو بیان کیا گیا ہے۔ ان کے معاشرت کے بیان کرنے کا انداز رومانوی ہے۔ خیبر پختون خوا میں اردو افسانہ نگاروں میں ایک اہم نام فہمیدہ اختر کا بھی ہے۔ ان کے افسانوں میں رومانویت اور پیار و محبت کا حسین امتزاج ہے۔ فہمیدہ اختر کے افسانوں میں جو محبت ہے وہ زندگی میں ہر چیز سے محبت کو ظاہر کرتی ہے۔ ان کے ہاں انسانوں سے محبت، جانوروں سے محبت، زمین سے محبت یہاں تک کہ بے جان چیزوں سے محبت کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ بیگم سردار حیدر، منور روف، سحر یوسف زئی اور میں سیف الرحمان کے افسانے رومانویت کا تاثر لیے ہوئے ہیں۔ خیبر پختون خوا کے جدید افسانوں نگاروں کے نام بھی اہمیت کے حامل ہیں جن کے افسانوں میں رومانوی عناصر پائے جاتے ہیں۔ جدید افسانہ نگاروں میں آصف اقبال سلیم کا نام رومانویت کے حوالے سے اہمیت کا حامل ہے۔ ان کا پہلا افسانہ مجموعہ 2001ء میں "مرے ہوئے موتی" کے نام سے شائع ہوا۔ ان کے اس افسانوی مجموعے میں زیادہ تر افسانے رومانویت نوعیت کے حامل ہیں۔ اس میں کل سولہ افسانے ہیں۔ یہ مجموعہ 129 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس افسانوی مجموعے کا پہلا افسانہ "پنڈولیم" ہے۔ یہ افسانہ عشق و محبت کے جذبات سے بھرا ہوا ہے۔ اس افسانے کا آغاز منظر نگاری سے ہوتا ہے۔ منظر نگاری اس افسانے میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اقتباس ملاحظہ ہو جس میں منظر نگاری اور رومانویت عروج پر ہے:

"آسمان پر ہلکے ہلکے بادل چھائے ہوئے تھے، سورج کی کرنیں چپکے سے نمودار ہوتیں اور پھر غائب ہو جاتی تھیں۔"(3)

اس افسانے میں شدید گرمی کے موسم میں ایک شخص اپنی محبوبہ کے ملنے کے انتظار میں بیٹھا ہوتا ہے کہ اچانک بارش شروع ہو جاتی ہے۔ اس شخص کا نام نعیم ہے جو اس افسانے کا مرکزی کردار ہے۔ نعیم سخت بارش کے باوجود بھی اپنی محبوبہ کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے۔ نعیم اپنی محبوبہ جس کا نام بشریٰ ہے کے انتظار میں بیٹھا رہے جاتا ہے لیکن بارش اسے موقع ہی نہیں دیتی کہ وہ اسے مل پائے۔ دوسرا پہلو اس افسانے میں سماج کی

صورت حال کو بھی پیش کیا گیا ہے کہ عاشق کے نزدیک سماج اتنا ظالم ہے کہ ان دونوں کی ملاقات نہیں ہونے دیتا اور ان دونوں کو چھپ چھپ کر ملاقات کرنا پڑتی ہے۔

خیبر پختون خوا میں اردو افسانے میں پائی جانے والی رومانویت کے حوالے سے ایک اہم نام آصف حسرت ہیں۔ یوں تو محبت کے موضوعات خیبر پختون خوا کے تمام افسانہ نگاروں میں نظر آتے ہیں لیکن ان کا انداز بیان ہی ان کے اسلوب کا تعین کرتا ہے۔ ان کے افسانوں میں رومانوی اسلوب پایا جاتا ہے۔

خیبر پختون خوا میں اردو افسانہ میں رومانیت کے حوالے سے ایک اہم نام انور خواجہ ہیں۔ ان کے افسانوں میں متنوع قسم کے موضوعات ملتے ہیں۔ ان کے ہاں سماج کی تصویر اور سماجی مسائل کے ساتھ ساتھ رومانویت بھی پائی جاتی ہے۔ انھوں نے سماجی مسائل کو رومانوی انداز میں بیان کیا ہے۔ سجاد حیدر یلدرم کی طرح ان کے ہاں بھی عورت اور اس کے مسائل سے واسطہ پڑتا ہے۔ وہ اپنے افسانوں میں عورت کو کائنات کا حسن سمجھتے ہیں۔ آپ بھی عورت کی سچی محبت کے قائل ہیں۔ ان کی تحریروں میں عورت کے مسائل کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ان کے افسانوں میں تقریباً تمام مرکزی کردار عورت ہیں۔ ان کے افسانوں میں حقیقت کے ساتھ ساتھ رومان بھی پایا جاتا ہے۔ ان کی محبت کی کہنیوں میں نوجوانوں کے نفسیاتی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان کے افسانوں میں عورت کی مظلومیت کو خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

خیبر پختون خوا کے رومانوی افسانہ نگاروں میں ایک اہم نام مشرف مبشر کا ہے۔ ان کے افسانوں میں بھی رومانویت پائی جاتی ہے۔ ان کا افسانہ "قتل جو روا ٹھہرا" میں رومانوی رجحانات کی عکاسی کی گئی ہے۔ اس افسانے میں عاشق اپنے محبوب کی تعریف کے گن گاتا ہے۔ عاشق جس انداز میں اپنے محبوب کے گن گاتا ہے، اس کا یہ انداز ملاحظہ ہو:

> "شومیِ قسمت کہ کسی حسینہ دلنواز تلخیِ زمانہ کا شکار ہونا پڑ جائے۔ اس کی آبرو خطرے کی زد میں آ جائے۔ اس کا حسن دلفریب ہی اس کی عصمت کی پامالی کا موجب بننے لگے تو حسن جہاں سوز پر نازاں اپنے ہاتھوں ہی تاراج کر دیتا ہے۔ حسین صورت کو بد صورت کو بنانے کے سوا چارہ ہی نہیں ہوتا۔"(4)

سماج میں خوبصورتی ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ اہل علم لوگ تو اس کی قدر کرتے ہیں لیکن بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اس خوبصورتی سے غافل اپنی زندگی کی طرف محو رہتے ہیں۔ ہمارے ہاں خوبصورتی کی قدر نہیں کی جاتی۔ سماج ایک ایسی چیز ہے جس میں اچھے اور برے دونوں رویے پائے جاتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں حسن کو نہیں دیکھا جاتا اگر دیکھا بھی جاتا ہے تو اس میں سے خامیاں نکالی جاتی ہیں۔ مشرف مبشر اپنے افسانوں میں جہاں رومانویت کو بیان کرتے ہیں وہیں وہ حسن اور خوبصورتی کی قدر نہ کرنے والوں کو طنز و تنقید کا نشانہ بھی بناتے ہیں در حقیقت ان کے اس افسانے میں سماجی رویوں پر طنز کیا گیا ہے۔ ان کا ایک افسانہ "برکھا کی بدلی" میں انھوں نے رومانویت کے پہلو کو بیان کیا ہے۔

خیبر پختون خوا میں اردو افسانہ کی روایت میں جن افسانہ نگارنے رومانوی انداز کو اپنایا ہے ان میں ایک اہم نام عادل سعید قریشی کا بھی ہے۔ ان کا رومانوی افسانہ "میرا نامہ میری زوجہ کے نام" بہت مشہور ہے۔ اس افسانہ میں ان کا رومانوی انداز جھلکتا نظر آتا ہے۔ ان کے اس افسانے "میرا نامہ میری زوجہ کے نام" سے ایک اقتباس دیکھیے جن میں رومانوی انداز پایا جاتا ہے:

> "جنوری فروری کی لمبی راتوں میں پڑھائی اور عشق لاحاصل کا رنج لحہ بہ لحہ بے بسی اور اذیت کا سلسلہ جس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا، مگر کتابوں نے مجھے تھام لیا اور تیرے حوالے کر دیا اور تم نے مجھے اپنی چاہت سے سیر آب کر دیا، سمیٹ لیا۔"(5)

عادل قریشی وہ افسانہ نگار ہیں جن کے ہاں رومانویت کے ساتھ ساتھ سماجی رویوں کی عکاسی بھی کی گئی ہے۔ سماجی رویوں میں خیبر پختونخوا کی تہذیب وثقافت بھی نظر آتی ہے۔ عادل سعید قریشی سماج اور اس میں پائی جانے والے رویوں کو اپنے افسانوں میں احسن انداز میں بیان کرتے ہیں ۔وہ اپنے افسانوں میں سماجی رویوں کو اتنے خوبصورت انداز میں بیان کرتے ہیں کہ قاری ان کے افسانوں کی رنگینی میں کھو جاتا ہے۔

خیبر پختون خوا میں رومانوی افسانہ نگاروں کی فہرست میں ایک اہم نام اقبال ندیم کا بھی ہے۔ ان کے افسانے بھی دورِ جدید کے تمام فنی تقاضوں اور اس عہد کے لوازمات کی حقیقی تصویر پیش کرتے ہیں۔ ان کے افسانوں میں بڑی خوبصورتی اور دلکشی پائی جاتی ہے۔ ان کے افسانوں میں پاک و صاف محبت کا تصور پایا جاتا ہے۔ وہ محبت جس کو ہم غیر جنسی کہہ سکتے ہیں۔ ان کے افسانوں میں غیر جنسی محبت کی تکمیل پائی جاتی ہے۔ ان کے افسانے رومانوی حوالے سے خیبر پختون خوا میں بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

خیبر پختون خوا میں اردو افسانہ کی رومانوی روایت میں ایک نام راجہ محمد ریاض الرحمان کا بھی ہے۔ ان کے افسانوں میں رومانوی عناصر پائے جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنے افسانوں میں رومانوی انداز اپنایا ہے۔ ان کے افسانوں میں رومانویت کا ایک انوکھا اور نرالا انداز پایا جاتا ہے۔ انھوں نے اپنے افسانوں میں جو رومانوی انداز اپنایا ہے اس سے ان کی مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کے افسانے "غول" میں جو رومانوی انداز اپنایا گیا ہے اس کی ایک جھلک نمایاں ہو:

> "بالغ مردوں کے لیے یہ غول خوبصورت لڑکیوں کی شکل اختیار کرتا تھا، کہتے ہیں اس غول نے گاؤں کے ایک نوجوان کو دو سال چار مہینے اور سولہ دن تک اپنا گرویدہ بنائے رکھا یہاں تک کے محبت کے ناقابل برداشت دکھ سے تنگ آکر اس نے اپنے آپ کو دریا کے بہاؤ کے سپرد کر دیا۔"(6)

ان کے افسانوں کی خاص کی یہ خاص خوبی ہے کہ انھوں نے اپنے میں مافوق الفطرت عناصر اور دیومالائی عناصر کو بھی استعمال کیا ہے۔ ان کے افسانوں میں پری زادیوں کا ذکر بھی شامل ہے۔ ان کے افسانے میں محبت کی داستانیں پائی جاتی ہیں۔ نہ صرف راجہ محمد ریاض کے افسانوں میں مافوق الفطرت عناصر پائے جاتے ہیں بلکہ ان سے قبل بھی اردو داستانوں میں مافوق الفطرت عناصر پڑھنے کو ملتے ہیں۔ ابتدائی دور کے داستانی ادب میں دیومالائی عناصر بھی ملتے ہیں۔

رومانوی حوالے سے خیبر پختون خوا میں اردو افسانہ نگاری میں ایک اہم نام منیر احمد فردوس کا ہے۔ ان کے دو افسانوں مجموعے شائع ہو چکے ہیں ۔ان کا پہلا افسانوی مجموعہ سانجھ پبلی کیشنز 2019ء میں شائع ہوا۔ ان کے افسانوں میں بھی رومانوی اسلوب پایا جاتا ہے۔ ان کے افسانوں کے بیان میں عشق و عاشقی کا انداز پایا جاتا ہے۔ ان کے رومانوی اسلوب میں کئی عناصر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ وہ اپنے ایک افسانے "دن کی مرمت" میں رومانوی اسلوب کو اپنائے ہوئے ہیں۔ ان کے اسلوب میں انسان اور انسانیت کے دکھوں کا مداوا بھی ملتا ہے۔ ان نے اپنے اس افسانے "دن کی مرمت" میں انسانی محبت اور دکھ بھری زندگی کو خوبصورت انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ اپنے افسانوں میں انسانوں کے دکھوں کو ایک محبت بھری نظر کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ قاری ان کے افسانوں کی کہانیوں کو دلچسپی سے پڑھتا ہے۔ ان کے افسانے "دن کی مرمت" کا ایک انداز دیکھیے جس میں انھوں نے انسانوں کے ساتھ محبت کا رومانوی انداز اپنایا ہے۔ اقتباس ملاحظہ ہو:

> "پہلے پہل ہمارا دن بہت اجلا تھا، اتنا اجلا تھا کہ رات بھی چمک اٹھتی تھی۔ اچانک اس کی روشنی کم ہونے لگی اور ہمارے گھروں میں اندھیرے چھاپے مارنے لگے۔ جب دن کو غور سے دیکھا تو اس سے رستا خون دیکھ کر ہم ہکا بکا رہ گئے۔۔۔اب آپ نے تو ہمیں سچ مچ پریشان کر دیا کہ ہمارا دن چوری کیا گیا ہے۔ آخر اسے کون چرا سکتا ہے؟ وہ پریشان ہو کر بولے "میں

نے تمھیں پریشان نہیں خبر دار کیا ہے۔ مجھے تو یہ بات پریشان کیے جارہی تھی کہ اپنے اندر گھسے چوروں کا تمھیں پتہ ہی نہیں چل سکا؟ جبکہ حقیقت یہی ہے کہ تم سب نے مل کر ہی ان چوروں کو خود مسلط کر رکھا ہے جو تمہاری آنکھوں کے سامنے تمہارا تمہارا دن کاٹ کاٹ کر چوری کرتے رہے اور تم خواب غفلت کے مزے لوٹتے رہے۔"(7)

درج بالا اقتباس میں مصنف نے انسان کی ہمدردی کے جذبات کو رومانوی انداز میں بیان کیا ہے۔ اس جز میں مصنف اپنی زندگی کے ان پہلو کی عکاسی کرتا جو عام طور پر دوسروں کے لیے رحم کے جذبات کو ابھرتا ہے۔ منیر احمد فروس کے اس افسانے میں جو رومانوی انداز پایا جاتا ہے وہ رومان کے ساتھ ساتھ حقیقت سے قاری کو آشنا کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ خیبر پختون خوا کے اردو افسانہ کا رومانوی عناصر کا تجزیہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس خطے کے افسانہ نگاروں کے ہاں رومانوی عناصر پائے جاتے ہیں۔ خیبر پختون خوا کے اردو افسانہ نگاروں کے ہاں جو رومانوی عناصر پائے جاتے ہیں ان کا محرک اس خطے کی خوبصورتی ہے۔ خیبر پختون خوا کے ماحول کی افسانہ نگاروں نے اپنے افسانوں میں خوب عکاسی کی ہے۔ خیبر پختون خوا کے اردو افسانے میں جو رومانوی عناصر پائے جاتے ہیں ان کی نوعیت مختلف قسم کی ہے۔ بعض افسانہ نگاروں کے ہاں دیہاتی ماحول کی عکاسی کی ہے تو بعض کے ہاں قدرتی ماحول، ندی نالے ، پہاڑوں اور آبشاروں کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ ہر ایک افسانہ نگار کے ہاں زندگی اور اس کے رویوں کو بیان کرنے کا ایک الگ رومانوی انداز اپنایا گیا ہے۔ مجموعی حوالے خیبر پختوانخوا کے اردو افسانے کی بات کی جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ خیبر پختون خوا کے افسانہ نگاروں کے ہاں ادبی رجحانات کے ساتھ ساتھ رومانوی رجحان کی عکاسی بھی احسن انداز میں کی گئی ہے۔ خیبر پختوانخوا کا خطہ ادبی حوالے سے بہت زرخیز ہے۔ اردو افسانہ نگاری کی اس میں بہت آبیاری ہوئی ہے۔ اردو افسانہ میں رومانوی اسلوب کے حوالے خیبر پختون خوا کے افسانہ نگاروں کے نام بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ اس صنف میں طبع آزمائی کرنے والوں کو ہمیشہ اردو ادب میں یاد رکھا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1۔ وارث سرہندی، "علمی اردو لغت "لاہور، علمی کتاب خانہ، 1987ء، ص، 233

2۔ ایضاً، ص، 234

3۔ آصف اقبال، سلیم، "موتی مرے ہوئے "پشاور، نور اللہ کتوزئی پریس، 2001ء، ص 177

4۔ مشرف مبشر، "برکھا کی بدلی"، لاہور، دستاویز مطبوعات لاہور، 2003ء، ص، 22

5۔ عادل سعید قریشی، "میرا نامہ میری زوجہ کے نام"، مشمولہ: چاند اور سورج، عادل سعید قریشی، ایبٹ آباد، سٹاف کالونی، 2014ء، ص، 72

6۔ راجہ محمد ریاض الرحمن، "مرغ بادہما سے ایک مکالمہ"، ہری پور، دی پرنٹنگ ورلڈ، 2000، ص 36

7۔ منیر احمد فردوس، "کینوس پر چھینٹے "، لاہور، سانجھ پبلی کیشنز، 2019ء، ص، 25

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Roman Havalajat

1.Waris Sarhandi, ilmi Urdu Lugueat ,Lahore ,ilmi kitab khana ,1987,p 234
2.Ibid,p 234
3. Asif Iqbal Saleem ,moti mary huvay ,pashwar ,norulla kityzie press,2001
4. Mushrif Mubashir ,birkha ke badli,Lahor ,distwaz ,mutbueiat ,20034. Adil saeed qurshi ,mara nama mere zoja kay nam ,mushmula ,chand awr suraj ,adil saeed qurshi ,Abitabad ,staff coloni ,2014,p 22

5.Adil Saeed Quraishi,Mera Nama Meri Zoja kay Nam,2014, p 72
6. Raja Muhammad riaz ulrahman ,murag bad huma sa eaik muklma ,harri pur ,the priting word ,2000,p 36
7. Muneer Ahamad ,fardoss ,kinwass per chanty ,Lahor ,sanjh publication ,2019, p 25